نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ الہام

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عہ
بیرون ہند

اخبار
ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے

# الفضل
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

| نمبر ۳۰ | مورخہ ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب و دیگر بزرگانِ سلسلہ بخیریت ہیں۔

جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ چند دنوں کے لئے ڈسکہ تشریف لے گئے۔ ان کی جگہ ناظر اعلیٰ کا کام حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کرینگے۔ اور افسر مقبرہ بہشتی مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ہونگے۔

بورڈنگ ہائی سکول کے سپرنٹنڈنٹ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی مقرر ہوئے ہیں ؂

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خط

### انگلستان میں کامیابی

### شہید کابل کے متعلق جلسہ میں معزز انگریزوں کی تقریریں

### جلسہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے لڑکے کی فتنہ انگیزی اور ناکامی

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو گذشتہ ہفتہ کی ولایتی ڈاک سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل مکتوب موصول ہوا ہے:۔

سترہ ستمبر ۱۹۲۴ء ۔ مکرمی و معظمی مولوی صاحب! السلام علیکم۔ الحمد للہ! کہ انگلستان میں بھی اللہ تعالیٰ کامیابی دے رہا ہے۔ بعض ایسے لوگ جن کا اثر ہزاروں لوگوں پر ہے۔ اور سب ملک میں انکی عزت ہے۔ سلسلہ سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس رنگ میں نہیں کہ اسلام لائیں۔ بلکہ اس رنگ میں کہ یہ سلسلہ بھی ایک مذہب ہے۔ اور اس امر کا حقدار ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ انگلستان میں سب سے پہلا مقام یہی ہے۔ آج رات کو شہید کابل کے واقعہ کے متعلق جلسہ اظہار نفرت تھا۔ انگلستان کا ایک بہت مشہور عالم ڈاکٹر والش اس کا پریزیڈنٹ تھا۔ میری تقریر کے بعد جو اس نے ریمارک کئے۔

ایسے زوردار تھے۔ کہ ایک احمدی اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ سلسلہ ضرور پھیل کر رہے گا۔ اور میں اس کی روحانی طاقت پر حیران ہوں۔ آیندہ وہ دن آئیگا۔ جب سب دنیا میں پھیل کر اس کی آیندہ نسل اپنے آباء کی قربانیوں کو فخر سے دیکھیگی۔ امن کی تعلیم جسے دنیا زبان سے بیان کرتی ہے۔ انہوں نے اس کو عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ عبد اللطیف کی شہادت ایک بیج تھا۔ جسے نعمت اللہ خان نے پانی دیا ہے۔ یہ پودا ضرور بڑھ کر رہیگا۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ ایک اور بڑے پادری نے کہا کہ یقیناً یہ سلسلہ الہامی ہے۔ ایک دوسرے نے کہا۔ ان کی قربانیاں بالکل ابتدائی مسیحیوں سے مشابہ ہیں۔ اور ہمیں ان کی ہر طرح مدد کرنی چاہیئے۔ اور ان کی عزت کرنی چاہیئے۔ خواجہ کے لڑکے نے فساد کرنا چاہا۔ مگر پریزیڈنٹ نے ہوشیاری سے اس کے فتنہ کو دبایا۔ اور دوسرے لوگ جن میں سے اکثر انگریز تھے۔ جوش میں آ گئے۔ بعض انگریز جن کو اس نے شروع میں ورغلانا چاہا تھا۔ وہ بھی ہمارے ہی ساتھ ہو گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب طرف سلسلہ کی ہیبت قائم ہو رہی ہے۔ اور اب لوگ اسے ایک معمولی جماعت نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایک دنیا کو کھا جانے والی جماعت سمجھتے ہیں

خاکسار مرزا محمود احمد

---

# مباحثات و مناظرات کے متعلق ضروری اعلان

بارہا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی انجمن یا کوئی صاحب کوئی ایسا جلسہ یا مباحثہ دیگر فرقہائے اسلامیہ یا دیگر مذاہب سے اسوقت تک مقرر نہ کریں۔ جس میں کہ انہیں مرکز سے مبلغ بلانے کی ضرورت محسوس ہو۔ جب تک کہ پہلے اس کے متعلق دفتر سے مشورہ نہ کرلیں۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعتوں نے یا بعض احباب سلسلہ نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور خود بخود جلسہ یا مباحثہ اور شرائط مباحثہ اور تاریخیں مقرر کر کے مبلغ طلب کرتے ہیں۔ چونکہ ایسی صورتوں میں ہمیں سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ہم مبلغ نہیں بھیج سکتے۔ اس لئے بذریعہ اس اعلان کے احباب کو مندرجہ ذیل امور کی طرف متوجہ کرتا ہوں :۔

(۱) کوئی صاحب یا کوئی انجمن بغیر دفتر ہذا کے مشورہ کے کوئی ایسا جلسہ یا مباحثہ مقرر نہ کریں۔ جس میں انہیں مرکز سے مبلغ طلب کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ اگر کوئی صاحب اسکے خلاف کرینگے۔ تو وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

(۲) اگر مخالفین میں سے کوئی صاحب ہمارے کسی ذمہ دار فرد کو یا جماعت کو مناظرہ یا مباحثہ کے لئے چیلنج کریں۔ تو ان کا تحریری چیلنج یا اسکی نقل دفتر میں بھیجدی جائے۔ اور ساتھ ہی مضامین زیر بحث کی فہرست معہ شرائط مباحثہ بھی لکھ بھجوا دیں۔ تاکہ غور کیا جا سکے کہ شرائط درست ہیں۔ اور مضامین اس قابل ہیں کہ ان پر بحث کی جاوے۔ (۳) جب تک شرائط مباحثہ کا فیصلہ اور مضامین کی تعیین نہ ہو جائے۔ تاریخہائے مباحثہ کا تقرر نہ کیا جاوے۔ ورنہ مرکز اس بات کا ہر طرح مجاز ہو گا کہ ان تاریخوں کو ملتوی یا تبدیل کر دے۔ (۴) درخواست برائے انعقاد جلسہ یا مباحثہ سکرٹری صاحب مقامی انجمن یا کوئی اور ذمہ وار صاحب کریں۔ اور لکھیں کہ کن حالات کے ماتحت جلسہ یا مباحثہ کی ضرورت درپیش ہے (۵) کوئی صاحب بطور خود مرکز کے کسی مبلغ کو نامزد کرنے کے مجاز نہیں ہونگے (۶) اخراجات آمد و رفت مبلغین بہرحال مقامی انجمن جو جلسہ یا مباحثہ کرانا چاہتی ہے۔ برداشت کریگی۔ جو مطابق قواعد لئے جاوینگے (۷) حتی الامکان اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دو سے زیادہ مبلغین کیلئے درخواست نہ کیجاوے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان امور کی پوری پابندی کرینگے۔ اور انکی خلاف ورزی کر کے نہ خود مشکلات میں پڑینگے۔ اور نہ ہمیں ڈالینگے۔ والسلام۔

نائب ناظر دعوت تبلیغ قادیان

---

نظم

# مجھ کو کیا بیعت سے حاصل ہو گیا؟

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

جب سے میں بیعت میں داخل ہو گیا
تارکِ جملہ رزائل ہو گیا

اک سپاہی بن گیا اسلام کا
کفر سے لڑنے کے قابل ہو گیا

توڑ ڈالے بتکدے کے سب صنم
جب سے اُن مژگاں کا گھائل ہو گیا

اک نظر ترچھی پڑی صیاد کی
طائرِ دل نیم بسمل ہو گیا

ہو گئی آنکھوں میں یہ دنیا ذلیل
اور مقدم دینِ کامل ہو گیا

مال اور املاک وقفِ دیں ہوئے
شوقِ جاہ و مال زائل ہو گیا

جہل کی تاریکیوں میں تھا اسیر
احمدی ہوتے ہی فاضل ہو گیا

پہلے منکرِ دیں کا تھا۔ اور اب
قائلِ جملہ مسائل ہو گیا

ہر عمل میں روحِ تقویٰ منتشر
ہر عقیدہ با دلائل ہو گیا

کیا عجب اس سلسلے کا حال ہے
کل کا جاہل آج عاقل ہو گیا

پہلے ڈر جاتا تھا ابجد خواں سے
اب میں "مولانا" کے قابل ہو گیا

تھا کبھی جو تارکِ فرض و سنن
اب وہ پابندِ نوافل ہو گیا

کشتۂ لذاتِ دنیا۔ العجب
نفسِ امارہ کا قاتل ہو گیا

ہو گیا شیطان مجھ سے ناامید
سحر اُس کافر کا باطل ہو گیا

زمزمہ اپنا ہے تبلیغِ حق
باعثِ رشکِ عنادل ہو گیا

جنگ ہے باطل سے میری ہر گھڑی
اس قدر میں حق میں واصل ہو گیا

ہو کے مخمورِ مئے حسنِ ازل
مجھ سا نالائق بھی عاقل ہو گیا

عادت و اخلاق دلکش ہو گئے
جامعِ حسن و فضائل ہو گیا

معرفت ہونے لگی مجھ کو نصیب
کور دل تھا۔ صاحبِ دل ہو گیا

طاعت و اخلاص و استغفار سے
قلبِ مظلم شمعِ محفل ہو گیا

ہو گیا مشہود جو مسموع تھا
جب سے فیضِ شیخِ کامل ہو گیا

لذتِ طاعات میں رہتا ہوں محو
یار بن اک لحظہ مشکل ہو گیا

اب دعائیں بھی لگیں ہونے قبول
فضلِ ربی جب سے شامل ہو گیا

دوست سے باتیں بھی کچھ ہونے لگیں
پردہ اٹھا۔ گھر میں داخل ہو گیا

رنگ مجھ پر چڑھ گیا دلدار کا
کیا کہوں۔ کیا مجھ کو حاصل ہو گیا

دوستو! کیا کیا بتاؤں نعمتیں
اب تو گننا ان کا مشکل ہو گیا

ہے ترقی ہر گھڑی انعام میں
خلد اس دنیا میں حاصل ہو گیا

اے عدو! تو بھی تو ان فضلوں کو دیکھ
کیا ہوا۔ کیوں حق سے بیدل ہو گیا

اب بھی کیا کچھ شک کی گنجائش رہی
جب ظہورِ بدرِ کامل ہو گیا

خاتمہ بالخیر کر دے اب خدا
راستہ سیدھا تو حاصل ہو گیا

اے خدا! اے طالباں را رہنما
ایکہ مہرِ تو حیاتِ روحِ ما
بر رضائے خویش کن انجامِ ما
تا برآید در دو عالم کامِ ما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم شنبہ قادیان دارالامان ۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۲۴ء

# مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت اور جماعت احمدیہ

## شہادت کے مفید ترین پہلو

### (نمبر ۱)

### حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند کلمات کی تشریح

### "مسلمان لڑنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے قربان ہونے کیلئے پیدا کیا گیا ہے"

اگرچہ حکومت کابل نے ہمارے نہایت ہی محترم اور عزیز بھائی مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو بغیر کسی جرم اور قصور کے محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگساری جیسی وحشیانہ اور سفاکانہ سزا دیکر ہمارے کلیجوں کو چھلنی اور ہمارے سینوں کو زخمی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور اس حادثہ جانکاہ اور اس واقعہ روح فرسا سے ہمیں بے حد رنج وغم پہنچا ہے۔ لیکن اس المناک واقعہ کے بعض پہلو ایسے بھی ہیں۔ جو ہمارے لئے نہایت ہی فخر اور خوشی کا موجب ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ یہ خون ناحق ہماری جماعت اور سلسلہ کے لئے نہایت ہی بابرکت اور مفید ثابت ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

---

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم ۔ کہ بہت ممکن ہے۔ ایک بات جو تمہیں سخت ناگوار معلوم ہوتی ہو۔ اپنے انجام اور اثرات کے لحاظ سے تمہارے لئے خیر اور بھلائی کا موجب ہو۔ یہ ارشاد خداوندی ایسے ہی واقعات کے متعلق ہے۔ جو اپنی ظاہری شکل وصورت میں سخت تکلیف دہ اور رنج افزا ہوں۔ لیکن ان کے پس پردہ کامیابی دکامرانی۔ شادمانی اور بامرادی چھپی ہوئی ہو۔ انسان اپنے جذبات اور احساسات کے لحاظ سے ان سے دکھ اور تکلیف محسوس کرتا ہے لیکن وہ دراصل قوم اور جماعت کی سربلندی و سرفرازی کی بنیاد ہوں ۔ وہ اپنے فوری اور ظاہری اثر کے لحاظ سے دل کو پژمردہ اور روح کو بے چین کر دینے والے ہوتے ہیں لیکن انجام اور عاقبت کے لحاظ سے خوشی اور مسرت کا مژدہ سناتے ہیں ۔

---

اسی قسم کے واقعات میں سے مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کا واقعہ سنگساری بھی ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کو صدمہ ہوا ہے۔ اور اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ جتنا کسی احمدی کو اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار کی وفات اور دائمی جدائی سے بھی نہیں ہو سکتا۔ اس سرفروش ملت کی تکلیف اور ایذا کے تصور سے ہر ایک احمدی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس شہید ملت کی جدائی اور دردناک جدائی کا خیال آتے ہی سکتہ کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب ان نتائج اور اثرات کا خیال آتا ہے۔ جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔

---

اس بات کو فطرت انسانی کا تقاضا سمجھا جائے۔ یا جذبات غم والم کی فراوانی کا نتیجہ۔ کہ اس وقت تک اس واقعہ کے غمناک پہلو نے ہی مجھے اپنی طرف متوجہ رکھا۔ اور میں اس کے ان دوررس اور مفید ترین اثرات ونتائج کے متعلق کچھ عرض کرنے سے قاصر رہا ۔ جو آئندہ مترتب ہونگے۔ اور جن سے ہماری جماعت کو بفضل خدا عظیم الشان فوائد پہنچ سکتے ہیں لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان چند الفاظ نے جو حضور نے اس حادثہ کے متعلق لنڈن سے تحریر فرمائے ہیں۔ اور جو ۷ر اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہمارے سامنے اس کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کر دیا ہے۔ اور ہم پر ظاہر کر دیا ہے کہ ہمارا کام سلطنت کابل کے اس سنگدلانہ فعل کے خلاف اظہار رنج وغم ہی نہیں بلکہ اصل اور حقیقی کام اور ہے۔ جو یہ ہے کہ:۔

"ہمیں اپنی پوری توجہ اس کام کے جاری رکھنے کے لئے کرنی چاہیئے۔ جس کی خاطر مولوی نعمت اللہ خان صاحب نے جان دی ہے۔ اور ہمیں ان لوگوں کی یاد کو تازہ رکھنا ہے۔ تاکہ ہمارے تمام افراد میں قربانی کا جوش پیدا ہو۔"

---

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی دردناک موت سے جس قدر صدمہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہوا ہے۔ اسے تصور میں لانا بھی ہمارے لئے ناممکن ہے۔ وہ انسان جو اپنے ادنیٰ ترین خدام کی ذرا ذرا سی تکلیف پر بے چین اور بیقرار ہو جاتا ہے۔ جو ہر ممکن طریق سے اپنے غلاموں کی تکالیف کو دور کرنے اور انہیں آرام پہنچانے میں اپنے آرام وآسائش کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ جو اپنے وابستگان دامن سے اس قدر محبت والفت رکھتا ہے۔ جس کی مثال کسی قریبی سے قریبی دنیاوی رشتہ داروں میں اور میں تو یہاں تک کہوں گا کہ ماں باپ میں بھی نہیں پائی جاتی اسے اپنے ایک مخلص فداکار کا ظالموں کے پتھروں کی بوچھاڑ کا نشانہ بننا اور پتھروں کے بہت بڑے ڈھیر کے نیچے دبکر جان دینا جس قدر بے چین کر سکتا ہے۔ اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے لیکن اس ماں باپ سے زیادہ مہربان اور تمام دنیاوی رشتہ داروں سے زیادہ شفیق آقا نے اپنے نہایت مخلص اور جان نثار خادم کے قاتلوں اور انتہائی سنگدلی کا ثبوت دینے والے ظالموں کے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے :۔

"ہمیں افغانستان کی گورنمنٹ اور اس کے فرمانروا کے خلاف دل میں بغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اب بھی انکو ہدایت دے۔"

---

اللہ! اللہ!! خدا تعالیٰ کے اس پاک اور بنی نوع انسان کے حقیقی خیر خواہ وہمدرد انسان کی کیا ہی شان ہے۔ جن لوگوں کی طرف سے اس کے نہایت ہی عزیز اور محبوب خادم کے ساتھ ایسا سنگدلانہ سلوک کیا گیا ہے۔ کہ جس پر سخت سے سخت دشمن بھی نفرت وحقارت کا اظہار کرتے۔ اور اسے خلاف انسانیت فعل قرار دیتے ہیں۔ انہی لوگوں کے متعلق نہ صرف وہ اپنے دل میں کسی قسم کا رنج اور بغض نہیں رکھتا۔ بلکہ اپنی ساری جماعت کو نصیحت فرماتا ہے۔ کہ ایسی حالت میں جبکہ بہت ممکن ہے کہ واقعہ کی دردناک نوعیت انسانی فطرت کو متاثر کرے اور دلوں میں کبھی نہ بھرنے والا ناسور پیدا کر دے۔ وہ اس عام انسانی حالت سے اپنے آپ کو بالا ثابت کریں۔ اور افغانستان کی گورنمنٹ یا اس کے فرمانروا کے خلاف دل میں بغض نہ رکھیں پھر یہی نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنھوں نے ہمارے محترم بھائی کے ساتھ بغیر اس کے کسی قصور

اور جرم کے ایسا دردناک سلوک کیا ہے۔ ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ہدایت دے ؛

---

ایک طرف اس محبت اور الفت کو رکھو۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مجاہد خدام کے ساتھ ہے۔ اور دوسری طرف اس ارشاد پر نظر کرو۔ جو احمدیت کی وجہ سے ایک مخلص کو سنگسار کرنے اور باقی سب احمدیوں کو قابل سنگساری قرار دینے والے لوگوں کے متعلق ہے۔ اور پھر بتاؤ انسانی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی ایسی نظیر موجودہ زمانہ میں کہیں دنیا کے تختہ پر پائی جاتی ہے؟

---

ہمارے نادان اور ناسمجھ مخالفین کی طرف سے عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری کوششیں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور مسلمان سلطنتوں کو تباہ کرنے میں صرف ہوتی ہیں۔ ہمیں مسلمانوں سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں ہے۔ اور ہم ان کی بربادی اور تباہی میں کوشاں رہتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے قلوب مسلمان سلطنتیں اور حکومتیں تو الگ رہیں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمانوں کے لئے اور ایک ایک مسلمان کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہم اس خدا کو شاہد رکھ کر جو دلوں کے بھید اور سینوں کے راز جانتا ہے کہتے ہیں۔ کہ ہمارے دلوں میں مسلمانوں سے بڑھ کر ان کی ہمدردی اور خیر خواہی موجزن ہے۔ اور ان کی روز افزوں ابتر حالت ہمیں دن رات بے چین کئے رکھتی ہے۔ لیکن چونکہ ہم اپنے دل چیر کر کسی کو دکھا نہیں سکتے۔ اور ہمارے نادان دشمن عام لوگوں کو ہماری صداقت اور راستی سے پُر باتوں اور خلوص و ہمدردی سے مملو مشوروں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہیں دیتے۔ اسلئے ہم انہیں اپنے پیارے امام کے ان جذبات اور احساسات پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ جو آپ نے سلطنت کابل اور فرمانروائے کابل کے متعلق ظاہر فرمائے ہیں۔ اور ایسے وقت میں ظاہر فرمائے ہیں۔ جبکہ ہمارے ایک مخلص بھائی کے خون سے کابل کے پتھروں کو رنگا گیا ہے۔ کیا مسلمانوں کے بدخواہوں اور بد اندیشوں کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے بے رحم قاتلوں کے متعلق نہ صرف کسی قسم کا بغض دل میں نہ رکھیں۔ بلکہ ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں۔

---

دنیا میں ایک باپ بھی اپنے ناخلف اور ناہنجار بیٹے کی تکلیف دہ حرکت پر غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ ان فوائد سے بھی محروم کر دیتا ہے۔ جو اس کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ پھر اسی دنیا میں ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ اور بس چلنے پر قتل کر دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا یہ تو ان رشتوں کا حال ہے۔ جو نہایت ہی قریبی ہیں۔ اور انہی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دوسرے تعلقات والے غم و غصہ اور رنج و تکلیف کی حالت میں کیا کچھ کر گذرتے ہیں۔ لیکن اسی دُنیا میں رہنے والا ایک وہ بھی انسان ہے۔ جو اپنے نہایت ہی عزیز اور محبوب مُرید کے قاتلوں کے متعلق اپنے قلب میں اس قدر وسعت اور فراخی رکھتا ہے۔ کہ نہ صرف اپنے دل کو کسی قسم کی رنجش اور بغض سے آلودہ نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ اپنی جماعت کو اور اس جماعت کو جو اس کے حکم پر اپنی جانیں بھی فدا کرنا سعادت عظمیٰ سمجھتی ہے یہ حکم دیتا ہے۔ کہ تم بھی کسی قسم کا بغض نہ رکھو۔ اور اس حکم کی تعمیل میں ساری جماعت سر تسلیم خم کر دیتی ہے۔

دوسرے لوگوں میں جو ذرا ذرا سی بات پر اپنے مخالفوں کو قتل کرنا اور ممکن سے ممکن تکلیف پہنچانا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اور اس انسان اور اس کی اس جماعت میں جو اپنے پیارے بھائیوں کے قاتلوں کے متعلق نہ صرف اپنے دلوں میں کوئی بغض اور کینہ نہیں رکھتی۔ بلکہ ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتی ہے یہ اتنا بڑا فرق اور اتنا بڑا امتیاز کیوں ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ یہ جماعت اپنے امام کی اقتدا میں اور اس کے احکام کی تعمیل میں اپنے خونخوار دشمنوں کی بھی سچی خیر خواہ اور حقیقی ہمدرد ہے۔ اور انکی ہمدردی اس درجہ تک پہنچی ہوئی ہے کہ دوسروں کی بدسلوکیاں بلکہ خونریزیاں بھی اسے کم نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ جوش میں لے آتی ہیں

---

کوئی کم فہم اور بد خصلت کہہ سکتا ہے کہ چونکہ احمدی جماعت ان لوگوں سے جو ان پر ظلم کرتے ہیں۔ اور ان کے آدمیوں کو قتل کرتے ہیں انتقام نہیں لے سکتی۔ اسلئے اگر وہ ان کے متعلق اپنے دل میں بغض و کینہ نہیں رکھتی۔ تو یہ کوئی قابل وقعت بات نہیں ہے؟ لیکن امید نہیں کہ کسی سمجھدار اور عقلمند انسان کے مُنہ سے یہ بات نکلے۔ کیونکہ کسی کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کے متعلق دل میں کینہ اور بغض رکھنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ کینہ رکھنے والوں کو اپنے دشمن سے انتقام لینے کی مقدرت بھی حاصل ہو دیکھئے اسی ہندوستان میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو موجودہ گورنمنٹ سے حد درجہ کا بغض رکھتے ہیں۔ اور اس کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں حالانکہ انہیں گورنمنٹ سے کھلم کھلا مقابلہ کرنے کی نہ طاقت ہے، اور نہ جرأت۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ بغض اور کینہ کو دل میں وہی لوگ جگہ دیتے ہیں۔ جو مقابلہ کی ہمت نہیں رکھتے۔ اور کسی اور موقع کے منتظر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو بدلہ اور انتقام لینے کی مقدرت رکھتے ہوں۔ اور مد مقابل کی کسی ذرا اور تکلیف دہ حرکت پر سزا دے سکتے ہوں۔ وہ فوراً گوشمالی کر دیتے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ اگر اپنے بھائیوں کے قاتلوں کے متعلق بغض و کینہ سے اپنے سینہ کو پاک و صاف رکھتی ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ دنیا کی عام حالت کے خلاف اپنے پیروؤں کو یہ خوبی اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین فرماتے ہیں تو اسکی یہ وجہ ہرگز نہیں قرار دی جا سکتی کہ جماعت احمدیہ کو ان لوگوں سے بدلہ لینے کی طاقت نہیں ہے جو اس پر ظلم کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا کی بھلائی اور ہمدردی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اور اسے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بد پر رحم کرو۔ اور بدی سے نفرت کرو۔ بدی کو مٹاؤ اور بد کو بچاؤ۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اگر کوئی اس سے بدی کے ساتھ پیش آتا ہے تو وہ بدی سے نفرت کرتی ہوئی بدی کرنے والے کے لئے اپنے دل میں ہمدردی اور خیر خواہی رکھتی ہے۔ کیونکہ رحم کا یہی تقاضا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے۔ بلکہ بدی کرنیوالے کے متعلق اپنے دل میں کینہ رکھ کر اس موقعہ کی منتظر رہے کہ اسے بدی کا بدلہ برائی کی صورت میں دے تو یہ اس تعلیم کے خلاف ہے۔ جو اسے دی گئی ہے۔ اور جسکی اشاعت اور ترویج اس کا مقصد پیدائش ہے۔

---

پس چونکہ بدی کا بدلہ بدی دینے کا خیال دل میں رکھنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ بدی کو دنیا سے مٹا نہیں سکتی۔ اور اس طرح اپنے مقصد اور مُدعا کو حاصل کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اس لئے اس کے لئے ضروری ہے، کہ خواہ اس کے ساتھ مخالفانہ سلوک کرنیوالے بدی کو انتہا تک پہنچا دیں۔ تو بھی ان کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہی کوشاں رہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ بڑی سے بڑی بدی کرنیوالوں کی نسبت بھی اس کے دل بغض و کینہ سے پاک و صاف ہوں۔ اور انکی بہتری کے لئے وہ اور زیادہ کوشاں ہو۔

---

وہ لوگ جو ہمارے متعلق دشمنی اور عداوت کے جذبات اپنے دل میں رکھتے ہیں ہمارے ساتھ بڑی سے بڑی جو بدسلوکی اور برائی کر سکتے ہیں وہ یہی ہے جس کا نمونہ کابل کی حکومت نے پیش کیا ہے۔ لیکن اس پر بھی نہ تو ہم ایسے لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی کو ترک کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس بنا پر انکے متعلق اپنے دلوں میں بغض اور کینہ کے جذبات کو جگہ دے سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پیارے امام کا یہ ارشاد ہمارا خضر راہ ہے کہ "ہم مسلمان لڑنے کیلئے نہیں بلکہ دنیا کیلئے قربان ہونے کیلئے پیدا کیا گیا ہے"۔

پس جب تک ہم زندہ رہیں۔ یہی مقصد اور مدعا اپنی زندگی کا سمجھتے ہیں۔ کہ دُنیا سے بدی کو مٹائیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کو اپنے خالق سے ملنے کا صحیح اور سیدھا رستہ دکھائیں۔ اور اگر ہم میں سے کسی کو اسی مقصد کیلئے قربان ہونا پڑے تو اس کیلئے یہ بڑی خوشی کی موت ہے۔ کیونکہ ہم کسی دنیوی مقصد اور مدعا کیلئے جدوجہد نہیں کر رہے۔ کہ دنیا سے کوچ کر جانے کا ہمیں صدمہ اور رنج ہو۔ بلکہ ہم دنیا کی بھلائی کیلئے اپنی زندگی صرف کر رہے ہیں۔ اور اگر اسی مقصد کیلئے ہمیں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو پھر کیا رنج ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ ہم میں سے کسی کی جان لیکر ہمارے مقصد کو جلد قریب لاتے ہیں۔ ان سے ہم کیوں بغض و کینہ رکھیں؟

اس بیان سے جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے چند نہایت جامع الفاظ کی تشریح میں پیش کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کو شہید ملت مولوی نعمت اللہ خانصاحب کی شہادت کے اس روشن پہلو کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو کر اور اپنے صحیح عقائد پر آخری دم تک قائم رہکر ہمارے لئے یہ موقع پیش کیا ہے۔ کہ ہم نہ صرف اپنے بھائیوں کے بے رحم قاتلوں کو ان کے ظالمانہ فعل معاف کر سکتے ہیں۔ بلکہ انکے متعلق پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور ان کی بہتری اور بھلائی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ پس اس دردناک واقعہ کے متعلق ہم اپنے امام کے ارشاد کے ماتحت عمل پیرا ہو کر دنیا پر ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مقصد اور مدعا کی حد سے دشمنی اور عداوت بغض اور کینہ بہت دور ہے اور یہ شرف اور یہ خصوصیت صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی جماعت کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ اپنے دشمنوں پر رحم کرتی اپنے بھائیوں کے قاتلوں کو بھی شفقت کی نظر سے دیکھتی اور ان کی بھلائی میں کوشاں ہے۔ دشمنی و عداوت کے جذبات کو وہ اسی دن مٹا چکی ہے۔ جب اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔ اور دنیا کی خیر خواہی اور ہمدردی اس کا سب سے بڑا مقصد ہو۔ خواہ اسکے لئے اسے اپنی جانیں قربان کرنی پڑیں۔

---

اگرچہ اس وقت تک ہماری جماعت نے دشمنوں کی جفاکاریوں کے مقابلہ میں صبر اور شکر کے جو نمونے دکھلائے ہیں۔ وہ نہایت ہی روشن اور تابناک ہیں۔ لیکن ایسے وقت میں جبکہ مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کی شہادت کے واقعہ پر ایک دنیا کے قلوب پگھلے ہوئے ہیں۔ اور مخالف سے مخالف لوگ بھی انسانی ہمدردی کی بنا پر کابل کے اس فعل پر نفرت و حقارت کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے دنیا پر اپنی برتری اور فوقیت ثابت کرنے کا نہایت ہی زریں موقع ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں حکومت کابل اور فرمانروائے کابل اور انکے اس فعل کو جائز قرار دینے والے ہندوستان کے مولویوں کے متعلق کوئی بغض اور کوئی کینہ نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں انکی غلط کاری اور بے راہ روی پر افسوس ہے اور ہم درد دل سے ان کے لئے دعاگو ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ اور سیدھی راہ دکھائے۔

---

بیشک ایسے وقت میں جبکہ مولوی نعمت اللہ خانصاحب کی دردناک موت ہمیں تڑپا رہی ہے۔ اور حکومت کابل کی جفاکاری بے چین کر رہی ہے۔ قاتلوں اور ان کے حمائتیوں کے متعلق اپنے سینہ دل کے صاف ہونیکا ثبوت دینا بہت مشکل ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے قول و فعل سے اسبات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیں۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ کوئی بھی احمدی اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں اسبارے میں کسی قسم کی کوتاہی کرے۔ تو یاد رکھیئے۔ کہ دنیا کے معقول پسند اور صداقت شعار لوگوں کے دل جماعت احمدیہ کی اس قوت برداشت کی تعظیم میں جھک جائینگے۔ اور وہ سمجھ لینگے۔ کہ جو جماعت اپنے پیاروں کے قاتلوں کے ساتھ ایسا شریفانہ سلوک کر سکتی ہے۔ اس کا کوئی جابر سے جابر حکومت بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ وہ بڑھے گی۔ اور یقیناً بڑھے گی۔ انشاء اللہ۔

# حضرت ناصر مرحوم

(۔۔۔)

حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کی وفات کی خبر اخبار میں چھپ چکی ہے۔ اور ان کی خوبیوں پر ایک مختصر سا مضمون بھی احباب پڑھ چکے ہیں۔ مجھے حضرت موصوف سے قریباً تیس سال سے واقفیت تھی۔ اور میں اکثر ان کی زندگی کو غور کے ساتھ مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ میں ان کے اس رشتہ کے سبب جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہیں حاصل تھا۔ ہمیشہ قابل احترام سمجھتا تھا۔ اور ان کا ادب ملحوظ رکھتا رہا۔ لیکن جیسی میری ان کے متعلق واقفیت بڑھتی گئی۔ میں ان کے تقوےٰ۔ اخلاص۔ دیانتداری اور دین کے راہ میں جانفشانی کا زیادہ تر معتقد ہوتا چلا گیا۔ مرحوم کی عادت تھی۔ کہ اپنی رائے کو بغیر کسی ملمع سازی کے صاف اور صریح الفاظ میں بغیر خوف لومۃ لائم کے بیان کر دیتے تھے اور یہ بات بعض لوگوں کو بری لگتی تھی۔ اور وہ مرحوم کو برا سمجھنے لگ جاتے تھے۔ اور بعض اشخاص نے اس بدظنی کو کینہ اور دشمنی کی حد تک پہنچایا۔ ایسے اشخاص بہت کم ہیں۔ میں ان کے نام نہیں لینا چاہتا۔ مگر میں اوّل سے آخر تک اس بات کو بغور دیکھتا آیا ہوں۔ کہ جن اشخاص نے مرحوم کے ساتھ عداوت اور بغض کی پرورش کی۔ وہ بالآخر کوئی سخت ٹھوکر کھا کر گرے۔ اور ایسے گرے۔ کہ پھر اٹھ نہ سکے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر فتنے سے بچائے۔

ایک خاص بات جو مرحوم کے خاندان کے متعلق قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں سادات کی عزت کو دیکھ کر کئی ایک موچی جلاہے اور دیگر اقوام کے لوگ بھی سید بن بیٹھے ہیں۔ اور حقیقی سید کی شناخت بہت مشکل ہو گئی ہے مگر مرحوم کا خاندان صحیح النسب ہونے کے سبب ایسا معروف ہے کہ بڑے بڑے نوابوں اور رئیسوں نے ہمیشہ خواہش کی۔ کہ اس خاندان کے لڑکوں کو اپنی لڑکیاں دیں۔ لیکن سب سے زیادہ قابل فخر اور قابل عزت جو بات ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں ایک نبی کے ذریعہ سے وحی الٰہی نے اس خاندان کے صحیح النسب سید ہونے کی تصدیق کی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

مرحوم کی عادت تھی۔ کہ کسی نہ کسی نیکی کے اہم کام کے سرانجام دینے میں ہمیشہ مصروف رہتے۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں کتنا عرصہ ہوا۔ شاید ۱۹۱۰ء یا اس کے قریب کی بات ہے۔ جبکہ مرحوم کسی دینی عمارت کے واسطے چندہ جمع کر رہے تھے۔ ایک شب میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں دفتر بدر میں بیٹھا ہوں۔ میز کے ایک طرف میں بیٹھا ہوں۔ دوسری طرف حضرت میر ناصر نواب صاحب ہیں۔ درمیان میں کوئی پھل رکھا ہے۔ اب یاد نہیں کیا ہے۔ خرمانیاں ہیں یا انجیر یا بیر یا کوئی اور ایسی شے ہم ہر دو اس میں سے کھا رہے ہیں۔ جو دانہ میں اٹھاتا ہوں۔ وہ تعداد میں کمی کر دیتا ہے۔ مثلاً دس دانے خرمانی کے ہیں۔ تو میرے ایک اٹھانے اور کھانے سے نو باقی رہ جاتے ہیں۔ مگر حضرت میر صاحب جو دانہ اٹھاتے ہیں۔ وہ تعداد میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ بلکہ دس میں سے وہ ایک اٹھا لیتے ہیں۔ تو پیچھے پھر دس ہی موجود ہوتے ہیں۔ اس رؤیا کی تعبیر ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ ہم اپنے نفس پر خرچ کرتے ہیں۔ اس سے ہمارے مال میں کمی ہوتی ہے۔ مگر جو ہم اللہ کی راہ میں دیتے ہیں۔ اس سے ہمارے مال میں کمی نہیں ہوتی حضرت میر صاحب کا چندہ مانگنا اور ہم سے لینا محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے تھا۔ اسلئے اس سے کوئی نقصان واقعہ نہ ہوتا تھا۔

مرحوم کو اپنی وفات کے واسطے جمعہ کا دن ملا۔ جو خاص برکات کا دن ہے۔ اور جمعہ کے سبب مرحوم کے جنازے پر اتنا بڑا مجمع ہو سکا۔ کہ بہت کم اور دوں کو نصیب ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے فضلوں میں سے جو مرحوم پر ہوئے ایک یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مرحوم کو نیک۔ عالم۔ متقی۔ صالح اقبالمند اولاد عطا فرمائی۔ مرحوم کی اکلوتی بیٹی مسیح موعود کے لئے منتخب ہو کر ام المومنین بنیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت اور سلامتی کے ساتھ ہمارے سر پر قائم رکھے۔

حضرت مرحوم کے دو بیٹے ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب و مولوی فاضل محمد اسحاق صاحب سلسلہ کے درخشاں ستارے ہیں۔ جو اپنے علم۔ اخلاص۔ عمل صالح۔ مخلوق کی ہمدردی اور دینی خدمات میں قابل تقلید نمونہ ہیں۔ اللہ کریم ان کے مجد و شرف و اقبالمندی و صحت و عافیت میں برکات نازل کرے۔ اور لمبی عمریں عطاء فرمادے۔ آمین

مرحوم کی عادت تھی۔ کہ دو آدمیوں یا گھرانوں میں کوئی ناچاقی ہو تو ان کے درمیان صلح کی کوشش کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے۔ کہ حافظ حامد علی صاحب اور ان کے کسی رشتہ دار کے درمیان کچھ تنازع تھا۔ مرحوم فریقین کے درمیان صلح کے واسطے کوشاں تھے۔ اثنائے گفتگو میں ایک فریق دوسرے سے ۸۰ روپے کا طلبگار ہوا۔ جو فریق ثانی کو دینا ناگوار تھا۔ مرحوم نے اپنے دوستوں سے چندہ کر کے اور کچھ اپنے پاس سے ڈال کر اس فریق کو اسی روپے ادا کر کے مصالحت کرا دی۔ غرض مرحوم میں بہت خوبیاں تھیں۔ اور ان کی موجودگی ہمارے درمیان ایک بڑی برکت تھی۔ جس کے کھو جانے کا ہمیں بہت بڑا صدمہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کے فضل و کرم نے

حضرت اولوالعزم نضل عمر جبل آن شاہ جہاں کو مخلص صادقین کی ایک بڑی جماعت عطا فرمائی ہے۔ ایم۔ اے۔ بی۔ اے۔ تجار۔ علماء۔ اہل حرفہ۔ زمیندار۔ ہر فرقہ اور ہر کام کے لوگ ہر ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے خدا نے حضور کے قدموں میں لاکھڑے کئے ہیں۔ اور کسی قسم کی کمی نہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور صحابیات کی تعداد میں حضرت ملک الموت کے ہاتھوں جو کمی آئے دن واقعہ ہو رہی ہے۔ وہ قوم کے واسطے بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور ایک ایسی کمی ہے۔ جو بظاہر کسی طرح پوری نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو یہ دکھ اور صبر سکھائے۔ اور تمام حسنات سے حصہ دے۔ آمین ٭

میرا خیال ہے۔ کہ حضرت میر صاحب مرحوم کی یادگار میں ایک فنڈ کھولا جائے۔ جو ناصر فنڈ کہلائے۔ اور اس سے دار الضعفاء اور نور ہسپتال اور مسجد نور اور دیگر ان عمارتوں کو تقویت پہنچائی جائے۔ جو حضرت مرحوم نے بنائی ہیں۔ اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اس تحریک کو منظور فرمادیں۔ تو میں انشاء اللہ تعالےٰ ایک روپیہ ماہوار چندہ اور مبلغ ۵ یکمشت اس فنڈ میں ادا کردوں گا۔ دما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ حضرت ناظر اعلیٰ اس کی طرف توجہ کرکے اگر مناسب سمجھیں۔ تو حضرت کے حضور اس تحریک کو منظوری کے واسطے بھیج دیں ٭

محمد صادق عفا اللہ عنہ

حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو خدا تعالےٰ نے ایک طویل عرصہ خدمت دین کرنے کی جو توفیق بخشی۔ اور اس عرصہ میں آپ نے جس جس رنگ میں سلسلہ احمدیہ کی خدمات کیں۔ وہ اس قدر نمایاں اور اتنی پائدار ہیں۔ کہ تمام جماعت احمدیہ انہیں جانتی اور آئندہ آنے والی نسلیں انہیں دیکھتی رہیں گی۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب و جناب میر محمد اسحاق صاحب سے امید ہے۔ حضرت میر صاحب مرحوم کی سوانح عمری لکھکر جماعت کو اس بابرکت انسان کے اسوہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع دینگے اور اسی سلسلہ میں ان کی خدمات سلسلہ کا مفصل ذکر کرینگے۔ لیکن وہ احباب جنہیں ذاتی طور پر حضرت میر صاحب مرحوم کے متعلق خاص واقعات اور حالات معلوم ہوں۔ وہ ضرور لکھکر ارسال فرمادیں۔ تاکہ اخبار میں درج کئے جائیں ٭

اس طرح نہ صرف بہت سے فائدہ بخش حالات اور واقعات سے جماعت آگاہ ہو جائے گی۔ بلکہ ان سے حضرت مرحوم کی سوانح عمری مرتب کرنے والوں کو بھی بہت مدد ملے گی۔ جس کا شائع ہونا نہایت ضروری ہے ٭

(ایڈیٹر)

# اخبار مسلم راجپوت کا الزام ناروا

## غدار بہائیوں کے متعلق

(ایڈیٹر)

غیر احمدی اخبارات کو حکومت کابل کی غلط کاریوں کی کوئی تاویل نہیں سوجھتی۔ اور وہ عجیب طور پر ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ مسٹر منہاس (سابق ایڈیٹر وکیل) نے جن کی ذہانت رائے کی میں ہمیشہ قدر کرتا رہا ہوں۔ پہلے تو یہ لکھا۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے جمیعۃ الاقوام کو مخاطب کرنے میں جلدی کی۔ اصل واقعہ تو تحقیق کر لیتے۔ لیکن جب صاحب موصوف پر کھل گیا۔ کہ خدا نے جس شخص کو ایک جماعت کا امام ایک نبی کا جانشین بنایا ہے۔ اسے علم و فہم بھی دیا ہے اور وہ جلد باز نہیں ہو سکتا۔ جو بدظنی ہمارے امام پر ہو رہی تھی۔ اس کے مرتکب خود بدولت تھے۔ اصلیت وہی تھی جو کابل کے سرکاری اخبار نے بھی بعد میں بتادی۔ کہ وجہ سنگساری محض احمدی ہونا ہے۔ تو اب آپ طعنوں پر اتر آئے۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے بھی دو شخصوں کو بابی ہونے پر بعض روایات کے مطابق سخت اذیتیں دیں۔ جب ان کا اپنا یہ حال ہے۔ تو وہ امیر کابل کو الزام نہیں دے سکتے ٭

خدا جانے پبلک کا حافظہ ہمارے معاملے میں بالخصوص کیوں اس قدر کمزور ہوتا ہے۔ اور ایڈیٹران اخبار ولایت تک کی باتوں کا سارا ریکارڈ ازبر رکھنے کے ہماری نسبت چھوٹی سی بات کیوں بھول جاتے ہیں۔ الفضل میں تمام روئداد مقدمہ اور ہمارا طرز عمل چھپ چکا ہے۔ اور بارہا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ محفوظ الحق۔ مہر محمد۔ اللہ دتا سے ہمیں یہ شکایت نہیں۔ کہ وہ بابی یا بہائی کیوں ہوئے۔ اور نہ اس وجہ سے ہم ان سے کسی قسم کا تعرض ہی روا رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کا قصور یہ ہے۔ کہ انہوں نے ہم سے غداری اور بددیانتی کا معاملہ کیا۔ وہ ایسے عہدوں پر تھے۔ جن کا تعلق پبلک سے ہے۔ اور جن میں ہر منٹ میں مذہب کا سوال آجاتا ہے۔ مگر وہ باوجود بابی اور بہائی خیالات رکھنے کے ہم پر یہ ظاہر کرتے رہے۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور یوں ہمارے بعض احباب کی امامت صلوٰۃ کرا کے ان کی نمازوں کو خراب کیا۔ اور دو لغو مضمون لکھ کر اس اعتبار اور اعتماد کو صدمہ پہنچایا۔ جو الفضل وغیرہ پر جماعت احمدیہ کو اس کا آرگن ہونے کی وجہ سے ہے۔ محفوظ الحق کو تنخواہ ملتی تھی۔ اور اس کا کام یہ تھا تاکہ وہ تبلیغ احمدیت کرے۔ مگر جیسا کہ اخبار مشرق میں ایک ڈپٹی صاحب خاں بہادر کی شہادت چھپی ہے۔ وہ کئی ماہ سے بابی اور بہائی اعتقاد رکھتا تھا۔ اب آپ ہی فرمایئے یہ کیسی بے ایمانی و بددیانتی ہے۔ یہ بتانا۔ کہ میں احمدی ہوں اور احمدیت کی تبلیغ کرتا ہوں۔ اسی طرح مہر محمد الفضل میں اسسٹنٹ تھا۔ اور ایک اخبار کے دفتر خصوصاً ایڈیٹوریل شاف کے فرائض سے منہاس صاحب خوب واقف ہیں۔ کہ کاغذات کو کس طرح پر محفوظ رکھا جانا چاہیئے۔

نعمت اللہ خاں کا معاملہ اس سے برعکس ہے۔ اس نے تو برستے ہوئے پتھروں کے نیچے بھی اپنے اسی ایمان و ایقان کا اعلان کیا۔ جو وہ پہلے کرتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے نفاق سے کام لیکر اپنا اصل مذہب چھپایا۔ اب فرمایئے۔ کہ ان سے قطع تعلق ضروری تھا یا نہیں۔ جو کچھ ان کے دل میں بھرا تھا۔ وہ اب اخباروں کے ذریعہ نکل رہا ہے۔ ہمارا سلوک ان سے یہ ہے۔ کہ محفوظ الحق بے در بے پر بے زر یہاں آیا۔ اور ہمارے ایک مکرم معظم بھائی نے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں دیدی۔ محفوظ الحق کی اس وقت کی یہ حالت تھی۔ کہ اگر کوئی شخص محض خدا تعالےٰ کی خاطر یہ کام نہ کرنا چاہے۔ تو دنیاوی دستور کے مطابق کبھی نکاح نہ دیتا۔ مگر ہمارے بھائی جی نے دین کی خاطر ایسا ہی پسند کیا۔ اس کا بدلہ اس احسان ناشناس نے یہ دیا۔ کہ خود تو ڈوبا تھا۔ اس لڑکی کو بھی لے ڈوبا۔ اگر محفوظ الحق کو کوئی اذیت اور بقول آپ کے سخت اذیت دی گئی۔ تو وہ دوسری بار قادیان میں اکیلا کبھی نہ آتا۔ مگر وہ تن تنہا آیا۔ اور آتے ہی بازاروں میں پھرنے لگا۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ ہر طبقے کے احمدیوں سے مطمئن تھا۔ اور اسے یقین تھا۔ کہ یہ شرافت کے پتلے مجھے قطعاً نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ آخر اس لڑکی کو بھی اسکے ساتھ رخصت کردیا گیا۔ یا یوں کہیئے کہ والدین نے اپنی آنکھوں دیکھتے۔ زندہ ہی اپنی بیٹی کو گاڑ دیا۔ یہ کس قدر دردناک حالات ہیں۔ اور شرافت کا انتہائی مقام ہے۔ جسکی مثال ہندوستان بھر میں آپ پیش نہیں کر سکتے۔ اگر شرافت کا تقاضا نہ ہوتا۔ تو محفوظ الحق سرپیٹ کر رہ جاتا۔ وہ لڑکی نہیں لے سکتا تھا۔ لیکن حضرت امام نے فرمایا۔ لڑکی کو پوچھ لو جانے کو راضی ہے۔ تو بلا عذر بھیجدو۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایک مومن کی اولاد اس کے سامنے ذبح کیجائے تو اسے اتنا رنج نہیں ہوتا۔ جتنا اس بات کا کہ ارتداد کے گڑھے میں ایک بھولی بھالی لڑکی جارہی ہو۔ نعمت اللہ خاں تو پنج ارکان شرعیہ کا معتقد تھا۔ اس نے شہادت سے ایک منٹ پہلے دو رکعت پڑھ کر کابل کی زمین اور اس کی فضا

ذرہ ذرہ کو گواہ بنایا۔ کہ ہیں شریعت محمدیہ پر جان و دل سے قائم ہوں۔ مگر یہ بابی بدبخت تو کہتے ہیں۔ محمد رسول اللہؐ نے ۲۳ برس میں جو کچھ بنایا۔ باب و بہاء نے چند سالوں میں اس سے بہتر کلام سنایا۔ اور اب شریعت محمدیہ منسوخ ہو چکی ہے۔ نہ یہ نماز ہے۔ نہ یہ روزہ نہ یہ حج۔ نہ یہ قبلہ۔ نہ یہ زکوٰۃ۔ (کیا کسی بابی و بہائی میں جرأت ہے۔ کہ میرے اس بیان کی تکذیب کرے۔ ہرگز نہیں)

سو منہاس صاحب یہ وہ سخت اذیت ہے۔ جو ہم نے محفوظ الحق کو دی۔

اب دوسرے احسان فراموش کی سنئے۔ کہ خیالات اُس کے تبدیل ہو چکے۔ مگر وہ اخبار کے دفتر میں موجود ہے۔ ہمارا دشمن ہو کر ہماری باتیں سنتا۔ ہمارے مشوروں میں شامل ہوتا ہے۔ مگر امام کا رحم و کرم دیکھئے۔ کہ اُسے ایک آخری موقعہ ملتا ہے۔ لیکن ابا و استکبار اسکے جیسے میں آیا ہوا تھا۔ اُس نے فائدہ نہ اٹھایا۔ مذہبی اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں وہ رہ نہیں سکتا تھا۔ (منہاس صاحب! گستاخی معاف آپ کو تو ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ کہ باوجود اتحاد مذہب کے صرف ایک دو خیالات کے اختلاف سے بھی ایک دفتر میں نہیں رہ سکتے۔) صیغہ کی طرف سے رخصت کیا گیا۔ اب غداری اور بے دیانتی کی سزا تو یہ تھی۔ کہ ایک ماہ کی تنخواہ ضبط کی جاتی۔ چنانچہ ایک جج صاحب نے جو باہر سے آئے تھے۔ یہی کہا بھی۔ مگر باوجود مجلس شوریٰ کے تین بار عرض کرنے کے۔ حضرت امام کا حکم یہ تھا۔ کہ نہ صرف پچھلا حساب دو۔ بلکہ ایک ماہ کی تنخواہ زائد دو۔ جو دی گئی۔ آپ تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس احسان کا نام سخت اذیت رکھنا اور پھر حضرت منہاس کے قلم سے۔ میرے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔

پھر یہ لوگ اپنی مرضی سے قادیان سے گئے۔ مہر محمد کئی دنوں کے بعد روانہ ہوا۔ اسکی زمین تھی۔ اسکی درخواست پر فروخت کا انتظام کر کے روپیہ پہنچانے کا بندوبست کیا گیا۔

ایسی رواداری آپ مجھے کہیں اور بھی بتایئے۔ یہ اپنے دشمنوں سے ان غدار اور بددیانت۔ نقصان رساں ٹریٹروں سے ہمارا سلوک ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سخت اذیتیں دیں۔ جماعت سے اخراج تو ان کی اپنی مرضی پر ہے۔ جو احمدی سے بابی و بہائی ہوتا ہے۔ وہ خود جماعت سے نکلتا ہے۔ نہ کہ ہم اُسے نکالتے ہیں۔ باقی یہ سزا کہ ان سے کلام نہ کیا جائے۔ (خوراک۔ رہائش وغیرہ ضروریات کی عام اجازت تھی) یہ غداری اور بددیانتی کی سزا تھی۔ دوسرے بابی اور بہائی آئے ہیں یہاں مہینوں ہمارے مکانوں میں رہے۔ ہمارا کھانا کھاتے رہے ہمارے خلاف عقائد کی تلقین بھی کی۔ مگر ہم نے انہیں کچھ نہیں کہا۔ یہ ہے مذہبی رواداری جس کی نظیر صرف قرن اوّل میں ہی ملیگی۔
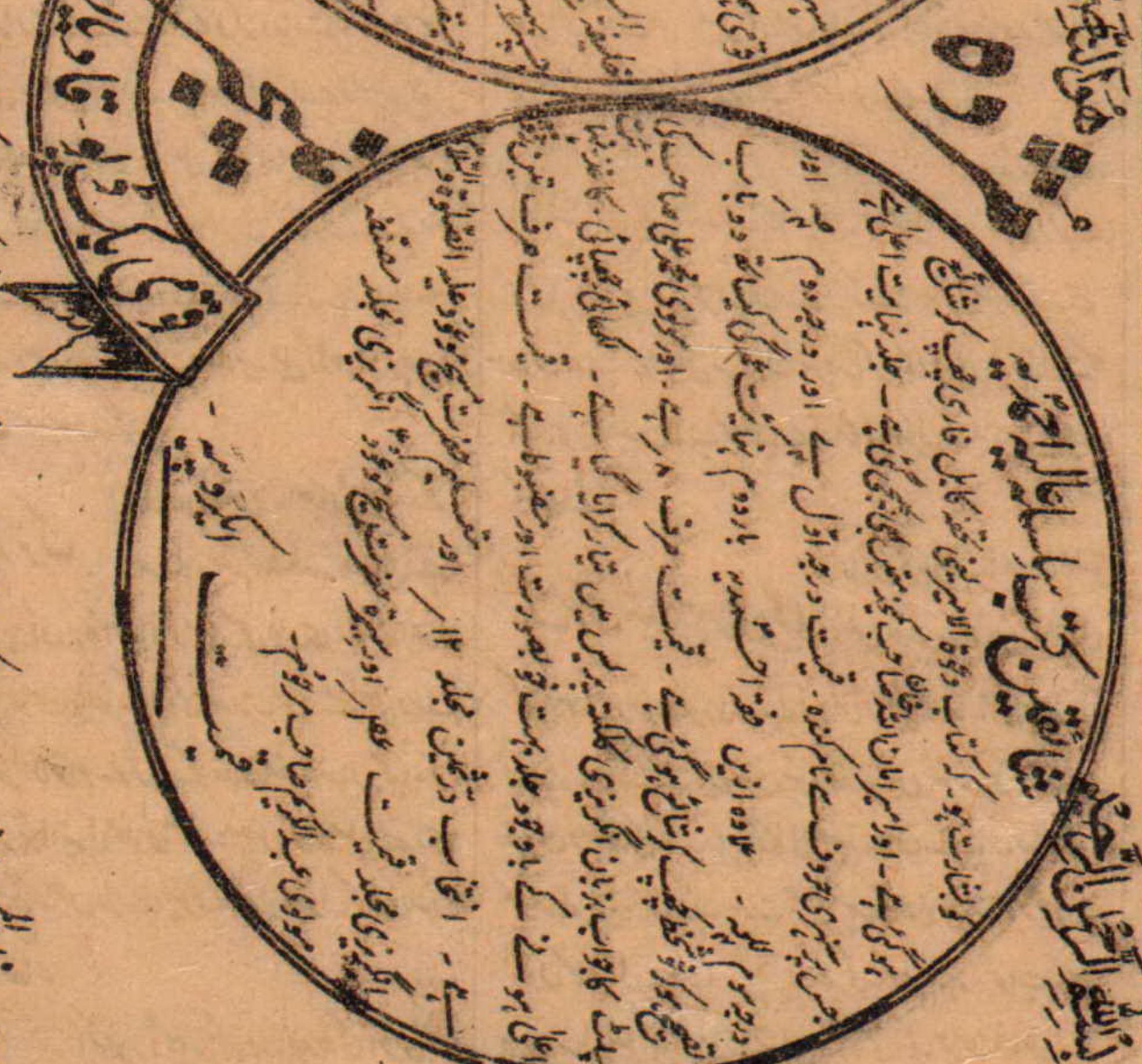
(اکمل قادیان)

## اشتہارات

# مختصر ضروری خبریں

## جمنا کے سیلاب سے آگرہ اور متھرا خطرہ میں

دہلی کے قریب دریائے جمنا میں سیلاب بہت کم ہوگیا ہے۔ کیونکہ اوکھلا کے پاس پشتہ آب ٹوٹ گیا ہے اور اس کے علاوہ دریائے ہنڈان کا سیلاب بھی دریائے جمنا کے ساتھ آملا ہے۔ خطرہ ہے۔ کہ آگرہ اور متھرا کے پاس سیلاب نقصان کا باعث ہوگا۔ اوکھلا میں پانی کی سطح اس قدر بلند ہوگئی ہے۔ کہ دہلی کی تاریخ میں اس کی نظیر مفقود ہے ؛

## ترکوں کا مسلمانان ہند کو کورا جواب

بمبئی ۵ ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت انگورا نے وفد خلافت ہند کو انگورا جانے کے لئے پروانہ راہداری دینے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب مجلس مرکزیہ خلافت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سیٹھ چھوٹانی کے کارخانہ کا انتظام مسٹر شوکت علی کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور یقین کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر موصوف کارخانے کے کام اور تحریک تنظیم کے لئے اپنا تمام وقت وقف کرینگے۔ کارخانے سے جو نفع حاصل ہوگا۔ اس سے جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڈھ اور جریدہ خلافت کے مصارف ادا ہوں گے ؛

## شاہ فیصل اور ترک

لنڈن ۴ ر اکتوبر۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ ایک ممتاز و سربرآوردہ اخبار نویس صبحی نوری بے نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترک موصل لینے کے دائمی مقدس حق سے کبھی دست بردار نہ ہوں گے۔ اگر جمعیۃ الاقوام نے ترکی کے خلاف فیصلہ صادر کیا۔ تو ترک اولین موقع پر "برطانیہ کی مخلوق" شاہ فیصل کو موصل سے اسی طرح مار کر بھگا دینگے۔ جس طرح انہوں نے یونانیوں کو ترکی سرزمین سے مار کر بھگا دیا تھا ؛

## شریف مکہ کی معزولی

آکسفورڈ ۴ ر اکتوبر۔ جدہ کی آخری اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں مکہ سے پندرہ ہزار پناہ گزیں آئے ہیں۔ شاہ حسین مکہ میں ہے۔ لیکن آج کل وہاں کوئی حکومت قائم نہیں۔ تقریباً سب کے سب سربرآوردہ اشخاص مصر یا کسی اور مقام کی طرف روانہ ہو چکے ہیں ؛

لنڈن ۳ ر اکتوبر۔ ریوٹر کے نامہ نگار مقیم جدہ کے پیغام کے بعد ہی شاہ حسین کے تخت سے دست بردار ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اس اطلاع میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ جدہ اور مکہ کے سربرآوردہ باشندوں کی ایک مجلس نے شاہ حسین کی ہاشمی حکومت توڑ دینے کا مطالبہ کیا۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ فی الحال ملک کی حفاظت کے لئے ایک عارضی حکومت قائم کر لی جائے۔ جسے صرف اہل حجاز ہی قائم کریں۔ اہل حجاز دنیائے اسلام کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس مجلس نے اعلان کیا۔ کہ وہ کسی کے ساتھ لڑنے اور نبرد آزما ہونے کی خواہاں نہیں۔ اسنے اسلامی دنیا سے التماس کی ہے کہ موجودہ جنگ کو روک دیا جائے

## مجلس فلسطین کا اپیل

یروشلم ۴ ر اکتوبر۔ مجلس عالیہ اسلامیہ (فلسطین) نے ایک برقی پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں اسلامی سلطنتوں اور نمائندہ اسلامی جماعتوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے نمائندوں کو جدہ بھیجیں۔ تاکہ حجاز اور نجد کے عساکر کے درمیان خونریزی نہ ہونے پائے۔ اور مقامات مقدسہ کا احترام قائم رہے ؛

## سابق خلیفۃ المسلمین کا نقل مکان

لنڈن ۳ ر اکتوبر۔ سابق خلیفۃ المسلمین سلطان عبدالمجید آفندی نائیس کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کیموز میں رہا کریں گے۔ وہاں آپ نے ایک کوٹھی خریدی ہے ؛

## انگلستان میں جدید انتخاب کی تیاریاں

لنڈن ۴ ر اکتوبر مزدور مجالس کو مخفی طور پر متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ ۸ یا ۱۵ ر نومبر کے لئے عام انتخاب کے متعلق تیاریاں شروع کر دی جائیں۔ وزارت کا ایک فوری جلسہ طلب کیا گیا ہے کہ اٹانی جنرل کی حیثیت پر بحث کی جائے ؛

## ایک غرق شدہ شہر مل گیا

لنڈن ۲۵ ر ستمبر۔ بحیرہ بالطیق میں جزیرہ ریوجن کے شمال کچھ فاصلہ پر غوطہ خوروں نے قرون وسطی کا ایک جنگی جہاز دریافت کیا ہے۔ جو ۱۴۳۳ء میں غرق ہوا تھا۔ جس غوطہ خور نے قرون وسطی کی توپ باہر نکالی تھی۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں نے زیر آب ایک بہت بڑی شہر کی دیوار پناہ دیکھی ہے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ شہر ونیطہ کی فصیل ہے۔ جواب سے ۸۲۵ سال قبل غرق ہو گیا تھا۔ ہینہ نامی ایک جرمن شاعر نے اس غرق شدہ شہر ونیطہ کا طویل نوحہ بطرز مثنوی لکھا ہے۔

## برطانیہ کی طرف سے شریف کو جواب

لنڈن ۶ ر اکتوبر ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ہاشمی حکومت نے حکومت برطانیہ سے وہابیوں کے خلاف اعانت کی استدعا کی اس کے جواب میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے سرکاری طور پر بیان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اپنے نقطۂ نظر پر قائم ہے۔ اور ایسے معاملہ میں مداخلت نہیں کرنا چاہتی۔ جس کو اپنے خیال میں مذہبی معاملہ متصور کرتی ہے

## شریف مکہ کی بجائے اس کا بیٹا

آکسفورڈ ۵ ر اکتوبر۔ جدہ سے سرکاری طور پر یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہ حسین تخت حکومت سے دست بردار ہو گیا ہے۔ اور اس کے بیٹے امیر علی کو اورنگ حجاز پر متمکن کر دیا گیا ہے ؛

## بھرت پور میں پھر سیلاب

بھرت پور ۲ ر اکتوبر۔ الور کی طرف سے پانی پھر داخل ہو گیا ہے۔ اور تمام فصلیں اور غلہ۔ خوراک اور بھوسے کا تمام ذخیرہ برباد ہو گیا ہے ؛

## حجاز کا وفد روس میں

ماسکو ۳۰ ر اکتوبر۔ روستہ ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ حجاز کا سیاسی وفد یہاں آن پہنچا ہے ؛

## مسٹر بالڈون (سابق وزیر اعظم) اور روسی معاہدہ

لنڈن ۳۰ ر اکتوبر۔ نیو کاسل میں ایک تقریر کرتے ہوئے مسٹر بالڈون نے کہا۔ کہ میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔ کہ روسی قرضہ عملی صورت اختیار نہ کرے۔ ایسے ملک کو قرضہ دینا جو نو آبادیات کے مقابلہ میں محض ایک دوسرے درجہ کی منڈی ہے۔ ایک نہایت احمقانہ کام ہوگا۔ کیا نو آبادیات سے اس قرضہ کے متعلق مشورہ کیا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو انہوں نے کیا جواب دیا ؛

## قتل کرنے کا چسکا

ماسکو کی اعلےٰ عدالت نے ایک عورت کو سزائے موت دی ہے۔ اس پر الزام ہے۔ کہ اس نے بیس عورتوں اور لڑکیوں کو قتل کر دیا ہے۔ پہلے پہل یہ عورت ڈاکوؤں کی ایک جماعت کی سردار تھی۔ پھر شہر میں بحیثیت ایک نجومی قیام پذیر ہو گئی۔ جو عورتیں اس کے پاس آتی تھیں۔ وہ انہیں کہتی تھی۔ کہ اپنے سر کے بالوں کو اونچا کرو۔ جب وہ اپنے سر کے بالوں کو اونچا کر لی تھیں تو ایک کلہاڑے سے ان کی گردن اڑا دیتی تھی۔ اس عورت نے بیان کیا۔ کہ مجھے قتل کرنے کا چسکا ہو گیا تھا ؛

## ایک مالدار انگریز کی خودکشی

لنڈن سے ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر جان اورٹ نے اس وجہ سے خودکشی کر لی ہے۔ کہ اسے گذشتہ دنوں بہت سخت مالی نقصان رہا تھا۔ ایک شراب کے کارخانہ کے دیوالیہ ہو جانے سے اسے ۳۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا تھا ؛

## گورنمنٹ فرانس کی فراخدلی

پیرس سے ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ فرانس اپنی نو آبادیات کو زیادہ اختیارات اور حقوق دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے نو آبادیوں کے متعلق اور بھی کئی تجاویز زیر غور ہیں ؛

## فرانس اور جرمنی کی تجارت

آج کل جرمنی اور فرانس کے درمیان تجارتی تعلقات قائم کرنیکی تجاویز ہو رہی ہیں۔ اسکے متعلق پیرس میں جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں تقریر

(باہتمام محمد عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)